© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدس آفتاب

سینیٹ آف امریکہ کی ملعون قرارداد

بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دیا جائے

یہودی فکر اور یہودی مقاصد کے علمبردار، یہودی اہداف کے سب سے بڑے آلۂ کار امریکی سرکار کے سب سے بڑے ادارے سینیٹ نے تمام عالم اسلام کی ناراضگی، نفرت، ہیجان اور شدید احتجاج کے علی الرغم بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دینے کی ملعون قرارداد منظور کر لی۔ دنیا بھر کی یہودی لابی اور بعض کج فہم، مرعوب اور نادان سیاست دان اسے اسرائیل کی اہم کامیابی اور سیاسی فتح قرار دے رہے ہیں۔ جب کہ بظاہر یہود یت کو اپنے بہت سے مقاصد میں توقع سے زائد کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ اُس کے بہت سے ایسے منصوبے بھی بروئے کار آ رہے ہیں جن کے بارے میں نہ صرف عرب اور تمام مسلمان بلکہ خود یہودی بھی کچھ عرصہ پیشتر اس کا تصور تک کرنے سے قاصر تھے۔ پہلے اسرائیل کی ریاست عالم عربی کے قلب و جگر اور اس کے بہترین و مقدس مقامات کے عین وسط میں قائم ہوئی جو عربوں اور مسلمانوں کے سینہ پہ کابوس بن کر مسلط ہو گئی جس نے بڑھتے بڑھتے ۵ جون ۶۷ء کو عالم عربی کی سب سے بڑی فوجی طاقت کی قوت ارادی اور قوت مدافعت کو نقصان پہنچایا اور غالب آ گئی۔ بیت المقدس — عالم اسلام کا قبلہ اول — مسلمانوں سے چھین لیا گیا مسجد اقصٰی میں اذانوں کی آوازیں اور نغمہ ہائے توحید خاموش کر دیئے گئے فلسطین کی مقدس سرزمین جہاں آج بھی کم و بیش ایک لاکھ انبیاء کرام کے سانسوں کی مہک موجود ہے۔ بد طینت یہودیوں کی شکار گاہ بن گئی۔ صحرائے سینا جو یہودی قوم کے لئے وادی تیہ تھا وہاں اسرائیل بربریت کا ننگا ناچ، ناچ رہا ہے — اور اب پورے عالم عربی پر قبضہ جمانے اور حجاز کے مقدس مقامات کی طرف بڑھنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ جس کا حکم دنیا کے تمام صدر مملکت سربراہان حکومت اور وزراء پر چلے گا۔ امریکی سینیٹ کی حالیہ مذموم قرارداد ایسے ہی ناپاک عزائم کی عملی تکمیل کا نکتۂ آغاز ہے۔ ولا نفعلها اللہ۔

سقوط بیت المقدس سے لے کر اب تک مسلسل اسرائیلی جارحیت، فلسطینیوں پہ بہیمانہ مظالم، سقوط ڈھاکہ، پاکستان میں فسطائیت اور فسطائی نظام کا قیام، کشمیری مسلمانوں پہ بے پناہ وحشیانہ مظالم، افغانستان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں روسی اژدہا کی انسانیت سوز کارروائیاں آذر بائی جان اور مختلف روسی ریاستوں میں روسی فوجوں کی بہیمیت و درندگی اور بیت المقدس کو اسرائیلی دارالحکومت قرار دینے کی حالیہ امریکی قرارداد تک درحقیقت یہ قدرت کی طرف سے پوری مسلم امت کے لئے تنبیہ و انذار کے تازیانے ہیں جو ہم سب کو بیدار ہونے کی دعوت دے رہے ہیں۔ اور تکوینی طور پر مسلمانوں میں جہاد وحریت اور بیداری کی ایک تحریک ہے کہ اسلام زندہ وتابندہ ہے۔ امت بھی وہی ہے اس کا پیغام بھی وہی، قرآن بھی وہی ایمان بھی وہی۔ یہ حوادث و انقلابات، یہ جہاد و قربانی، یہ عروج و زوال، یہ نشیب و فراز قدرتی تجربات ہیں جن سے دنیا کی زندہ اور بیدار قومیں ہمیشہ گذرتی رہتی ہیں یہ وہ آزمائشیں اور امتحانات ہیں جن سے کھرے کھوٹے کا فرق معلوم ہوتا ہے اور قوم کی پختگی کا اندازہ ہوتا ہے ؎

یہ بھی سچ ہے کہ تلاطم میں گھری ہے کشتی
یہ بھی سچ ہے کہ بس اب دور کنارا بھی نہیں

یہ مذمتی قراردادیں پاس کرنے، زبانی احتجاج اور اخباری بیانات داغنے اور چند آنسو بہا کر جی چھوڑ دینے کے مواقع نہیں ہیں۔ یہ عزائم کو تازہ اور امنگوں کو بیدار کرنے کا وقت ہے۔

اگر ہم خودکشی کا عزم صمیم کر کے نہیں بیٹھ گئے تو ہمیں اپنی تمام کوتاہیوں کی تلافی کے لئے کمربستہ ہونا پڑے گا اور رکھئے! اسرائیلی، امریکی اور یہودی سامراجیت کا سیلاب از خود کسی حد پر رکنے والا نہیں ہے جب تک کہ عالم اسلام اس پر یہ ثابت نہ کر دے کہ مسلمان ایک ایسی چٹان ہیں جس سے ٹکرانا اپنے آپ کو پاش پاش کرنے کے مترادف ہے بیان وغیرہ دھمکیوں، احتجاجی قراردادوں اور اخباری مذمتوں کا نہیں، عمل اور بھرپور اقدام کا وقت ہے۔ اگر اب بھی ہمیں ہوش نہ آیا تو انجام بڑا ہولناک ہوگا۔ آج بیت المقدس کو یہودیت کا دارالحکومت قرار دینے کی قراردادیں منظور ہو رہی ہیں کل قاہرہ، دمشق، بغداد اور حجاز مقدس کا رخ کیا جائے گا۔ اور خدا نہ کرے کہ پھر عالم اسلام کا کوئی گوشہ اس قہر الٰہی سے مامون نہ رہ سکے۔

یہودیت کا تاریخی کردار عملی تصویر اور امریکہ ایک یہودی کالونی

امریکہ نے روز اول سے صیہونیت کے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے ہمیشہ ڈھٹائی، منافقت، خود غرضی اور بے حیائی کا شرمناک کردار ادا کیا ہے چنانچہ حالیہ امریکی قرارداد اسی سلسلۂ مذموم کی ایک کڑی ہے لہذا اس تمامتر پس منظر کی روشنی میں عالم اسلام کو اپنی پالیسی پر نظرثانی کرنی ہوگی۔

مسلمان مجاہدین کو صرف اسرائیل ہی سے نہیں عالمی سامراجیت کے علمبردار امریکہ سے لڑنا ہوگا۔ امریکی سینٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی جارحیت کی مذمت زبانی احتجاج سے نہیں سنگینوں کی نوک سے کرنی ہوگی۔ اس قرارداد سے پوری دنیا پر یہ واضح ہوگیا ہے کہ امریکہ اپنی عالمی قوتوں سمیت مٹھی بھر یہودیوں کی ایک کالونی ہے۔ اپنے طور پر نہ اس کے اصول ہیں نہ قوانین، نہ ضمیر ہے اور نہ کسی آزادانہ فیصلہ کا اختیار۔

امریکہ اگر اپنے مذموم، قابلِ نفرین بدترین منافقانہ رول اور ملعون تجاویز پر نظرِ ثانی نہیں کر سکتا۔ پھر مسلمانوں کو تو اب اپنے ازلی دشمن (بشمول مغربی اقوام) کے ساتھ اپنے روابط تعلقات اور توقعات میں محتاط روش اختیار کرنی چاہئے۔

یہاں پر یہ حقیقت بھی ملحوظ رہے کہ یہودیت کا مکمل تاریخی کردار اور پوری عملی تصویر کینہ پروری، دنائت اور حقارت کی تصویر ہے۔ جس میں انسانیت سے قدیم بغض و عداوت، یہودی نسل کے تقدس پر ایمان، اسرائیلی خون کی عظمت و پوجا، دنیائے انسانیت کے تمام نسلوں کی نااہلیت، شر و فساد، تشدد و دہشت انگیزی کے رنگ بھرے ہوتے ہیں۔ یہی وہ دماغ اور خفیہ ہاتھ ہے جو ہر بغاوت، انقلاب، سازش، تخریبی نظریات، تباہ کن فلسفوں، بے چینی و اضطراب، انارکی اور ہر طرح کے اقتصادی سیاسی اجتماعی اور اخلاقی بحرانوں کے پیچھے کام کر رہا ہے۔ ایک معروف یہودی مفکر ڈاکٹر آسکر لیوی نے یہودیوں کے اس مکروہ ترین کردار پر فخر کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے پوری قوم کی صحیح تصویر کشی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ہم ہی دنیا کے حاکم اور مفسد ہیں ہم ہی تمام فتنوں کو ہوا دیتے ہیں ہم ہی جلاد ہیں"

بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دینے کی تحریک و تجویز بھی یہودی شر انگیزی اور فتنہ سامانی کی ایک کڑی ہے اور دنیا جانتی ہے کہ امریکی سینیٹ میں بجنے والی اس گھنٹی کی ڈور کا سرا کس کے ہاتھ میں ہے؟ کچھ لوگ جنہیں قوانینِ فطرت عادت اللہ اور یہودیت کی حقیقت سے شناسائی کم ہے امریکی سینیٹ کی حالیہ قرارداد کو اسرائیل اور یہودیت کی فتح عظیم سمجھ کر اسلام کے مستقبل سے مایوس ہو کر بیٹھنے لگے ہیں حالانکہ اسلامی اور دینی نقطہ نظر سے اس میں مایوسی اور اسلام کے مستقبل کے بارے میں یاس و قنوط کی کوئی بات یا وجہ جواز نہیں۔ یہودی جو خدا کی سنت، فطرت، قوانینِ قدرت اور ان اعلیٰ مقاصد کے ساتھ برسرِ جنگ ہیں جس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ پوری کائنات پیدا کی ہے زیادہ دن تک اقتدار و تسلّط اور فتح و کامرانی کے مزے نہیں لے سکیں گے۔ ان کی حمایت کے لئے امریکہ سمیت ہزاروں حکومتیں اٹھ کھڑی ہوں ان کے پاس وہ تمام شیطانی حربے اور جنہی و سائل جمع ہو جائیں جو اب تک ایجاد ہو چکے ہیں جن میں یہودیوں کا بنیادی حصہ اور ان کا خاص فن اور موضوع ہے۔ غلبہ اور فتح ان شاء اللہ اہلِ حق اور انسانیت کے لئے عمومی اور ابدی پیغام لینے والی ملت ہی کا ہوگی۔ جس کی نظر میں ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے جو حق کے لئے ہر جگہ سینہ سپر ہو جاتی جس کا دامن فتنہ و فساد سے پاک ہے جو دنیا میں علو و فساد کے لئے نہیں حق اور عدل و انصاف کی علمبردار

© rasailojaraid.com